بیوع فاسدہ

محترمہ ڈاکٹر ظمیم روشن آرا۔ ایم اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ایل ایل بی

بیع کے لغوی معنی لسان لعرب میں ہے۔

"البیع ضد الشراء" [۱]

ترجمہ: بیع شرار کی ضد ہے۔

تاج العروس [۲]

اورلغت کی دوسری معروف کتب میں بھی بیع کو شرار کی ضد کو قرار دیا گیا ہے۔

بیع کی تعریف الہدایۃ میں بیع کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔

البیع ینعقد بالایجاب والقبول بلفظ الماضی [۳]

ترجمہ: بیع منعقد ہوتی ہے ایجاب اور قبول کے ساتھ ماضی کے صیغہ میں

فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ بیع کا مطلب ہے۔

مُبادلة المال بالمال

ترجمہ: مال کا تبادلہ مال سے

---

[۱] ابن منظور، لسان العرب، ج ۸ (بیروت)، ص ۲۳۔

[۲] محمد مرتضیٰ زبیدی، تاج العروس، ج ۵ (بیروت)، ص ۲۸۴۔

[۳] الہدایہ، ج ۳ (نولکشور) ص ۲۔

عبدالرحمٰن الجزیری نے بیع کی تعریف "کتاب الفقہ" میں اس طرح بیان کی ہے۔

هو فى اللغة مقابلة شئ بشئ فمقابلة السلعة بالسلعة تسمى بيعا لغة كمقابلتها بالنقد، ويقال لأحد المقابلين مبيع وللآخر ثمن، ولا فرق فى اللغة بين أن يكون المبيع والثمن طاهرين أو نجسين يباح الانتفاع بهما شرعًا أولا، كالخمر فانه يصح ان يكون مبيعا وثمنا فى اللغة، أما فى الشرع فانه لا يصح كما ستعرفه ثم إن مقابلة الشئ بالشئ تتناول نحو مقابلة السلام بالرد عليه، ومقابلة الزيارة بمثلها، ومقابلة الاحسان بمثله، فان ذلك يسمى بيعا وشراء على هذا التعريف، والظاهر أنه كذلك على طريق المجاز۔

وقال بعض الفقهاء: ان معناه فى اللغة تمليك المال بالمال وهو بمعنى التعريف الاول، إلا أنه مقصورة على المعنى الحقيقى، فلا يشمل رد الزيارة ونحوها بمثلها ونقل بعضهم أنه فى اللغة إخراج ذات عن الملك بعوض وهو بمعنى التعريف الثانى، لأن اخراج الذات عن الملك هو معنى تمليك الغير للمال، فتمليك المنفعة بالاجارة ونحوها كما يأتى لا يسمى بيعا لغة[1]

ترجمہ: ایک شئے کو دوسری شئے سے تبادلہ کرنے کو لغت میں بیع کہتے ہیں لہٰذا ایک مال کا تبادلہ دوسرے مال سے از روئے لغت بیع ہے۔ اسی طرح نقدی سے کسی شئے کا تبادلہ بھی بیع ہے۔ اس مبادلہ میں ایک شئے کو مبیع (مال) اور

---

[1] عبدالرحمٰن الجزیری، کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ، ج ۲ ص ۱۴۷ (بیروت)

دوسری شے کو ثمن (قیمت) کہا جاتا ہے۔
جہاں تک لغوی معنی کا تعلق ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مال اور قیمت دونوں پاک اشیاء ہوں یا نجس ہوں؛ شرعاً ان کا استعمال میں لانا روا ہو یا نہ ہو؛ مثلاً شراب کو مال قرار دینا یا قیمت قرار دینا دونوں صورتیں صحیح ہیں لیکن شریعت اسلامیہ میں (ایسی خرید و فروخت) درست نہیں ہے، جیسا کہ آگے بتایا جائے گا۔
ایک شے کے مقابلہ میں دوسری شئے دینا ایسا ہی ہے جیسے سلام کے مقابلہ میں سلام کرنا، یا اضافہ کے بدلہ میں اسی قدر اضافہ کرنا، یا کسی نیکی کے عوض ویسی ہی نیکی کرنا اس تعریف کی رو سے بیع و شراء (خرید و فروخت) کہا جائے گا اور ظاہر ہے کہ ایسی باتوں کو بیع و شراء قرار دینا بطریق مجاز ہوگا۔
بعض فقہاء کا کہنا ہے کہ ایک مال کے عوض دوسرے مال کا کسی کو مالک بنانا "بیع" ہے مطلب اس کا بھی وہی ہے، لیکن اس صورت میں معنی حقیقی مراد لیے جائیں گے۔ لہٰذا اس میں اضافہ وغیرہ کا ویسا ہی اعادہ شامل نہیں ہے۔ بعض لوگوں سے یہ تعریف منقول ہے کہ معاوضہ میں کوئی چیز اپنی ملکیت سے خارج کر دینا "بیع" ہے۔ یہ صورت بھی دوسری تعریف کے ہم معنی ہے کیونکہ کسی شے کا ملکیت سے خارج کرنا دوسرے کو اس کا مالک بنا دینا ہے۔ لہٰذا کسی شئے کو کرایہ پر دینا لغۃً "بیع" نہیں ہے۔

بائع کی تعریف | پاکستان کے (The Sales and Goods Act) میں بائع کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

"Sellers means a person who sells or agrees to sell goods".

(The Sales and Goods Act 1930, Section 2, P.2)

ترجمہ: بائع اس شخص کو کہتے ہیں جو بیچتا ہے یا سامان کو بیچنے کے لیے رضامندی کا اظہار کرتا ہے۔

مشتری کی تعریف | پاکستان کے (The Sales and Goods Act) میں مشتری کی تعریف یہ ہے۔

(Buyer means a person who buys or agree to buy goods).

ترجمہ: مشتری اس شخص کو کہتے ہیں جو خریدتا ہے یا سامان خریدنے کے لیے رضامندی کا اظہار کرتا ہے۔

بیع کی صورتیں

۱۔ چیز کے بیچنے والے کو "بائع" کہتے ہیں۔

۲۔ چیز کے خریدنے والے کو "مشتری" کہتے ہیں۔

۳۔ جس چیز کو بیچا جاتا ہے اس کو "مبیع" کہتے ہیں۔

بیع کی اقسام

بیع کی اقسام | حنفیہ کہتے ہیں کہ فقہاء کی اصطلاح میں بیع کا اطلاق دو معنوں پر ہوتا ہے: ایک معنی خاص کہ سونے یا چاندی وغیرہ نقدی سے کسی معین شئے کو فروخت کر دیا جائے۔ اگر "بیع" کا مطلق لفظ بولا جائے تو اس کے معنی سوا اس کے اور کچھ نہیں ہوتے۔ دوسرے معنی عام۔ اس کی بارہ قسمیں ہیں جن کی تفصیل یہ ہے کہ بیع کے مفہوم کو پیش نظر رکھا جائے تو اس کے معنی مال کے عوض مال کا تبادلہ ہے یا فروخت شدہ شئے کے لحاظ سے دیکھا جائے جس کا تعلق بیع سے ہے۔ یا پھر قیمت کے اعتبار سے دیکھا جائے ان تینوں میں سے ہر ایک کی چار قسمیں ہیں مفہوم بیع کے اعتبار سے بیع کی چار قسمیں ہیں۔

(The Sales and Goods Act 1930, Section 2, P. 1)

۱۔ نافذ (قطعی) اگر بیع کے بعد ہی فوراً (اشیاء مبادلہ) پر حق ملکیت حاصل ہو جائے تو اسے بیع نافذ (یعنی قطعی) کہتے ہیں [1]

۲۔ موقوف: (مشروط) اگر اس کا نفاذ اجازت پر موقوف ہو تو اسے بیع موقوف (یعنی مشروط) کہتے ہیں [2]

۳۔ فاسد: (ناقص) بیع فاسد یہ ہے جو اصل کے لحاظ سے صحیح ہو مگر کسی شرط وغیرہ کی وجہ سے اس میں فساد آجائے [3] یا بیع کا نفاذ اس وقت پر رکھا جائے جبکہ قبضہ حاصل ہو تو اسے بیع فاسد (یعنی ناقص) کہتے ہیں [4]

۴۔ باطل: (غلط) اگر بیع سے حق ملکیت حاصل ہی نہ ہو تو وہ بیع باطل (غلط) ہے۔ مبیع (یعنی فروخت شدہ شے) کے اعتبار سے بیع کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ مقایضہ ایک معین شے کا دوسری معین شے سے تبادلہ کرنے کو مقایضہ (یعنی تبادلہ مال بالمال) کہتے ہیں۔ اس صورت میں اشیاء مبادلہ میں سے ہر ایک کو مال قرار دیا جا سکتا ہے اور قیمت بھی لیکن اس تقسیم میں اس کو مال اعتبار کیا گیا ہے [5]

۲۔ صرف اگر نقدی کی فروخت نقدی سے کی جائے تو اسے صرف (یعنی صرافہ) کہتے ہیں کیونکہ صرف کے معنی نقدی یعنی چاندی سونے کو اسی جیسی شے سے فروخت کرنے کے ہیں۔ اس کو بیع الدین، نقدی کا نقدی سے سودا کرنا کہتے ہیں [6] سنن ابو داؤد میں ہے بیع صرف یہ ہے کہ چاندی سونے کو بیچنا بعوض چاندی سونے کے

---

[1] کتاب الفقہ، ج ۲، ص ۱۴۸، فتاویٰ عالمگیریہ، ج ۳: ص ۲

[2] ایضاً ایضاً

[3] غازی احمد، الہدایۃ، کتاب البیوع، اردو ترجمہ، (لاہور) ص ۱۳۵

[4] کتاب الفقہ، ج ۲: ص ۱۴۸، فتاویٰ عالمگیریہ، ج ۳: ص ۳

[5] ایضاً ایضاً

[6] ایضاً ایضاً

[7] ایضاً ایضاً

اس میں نقد بنقد ہونا ضروری ہے[1] اصطلاح میں اسے "مبادلہ" کہتے ہیں اور اگر دونوں طرف کی اشیاء میں وزن کی برابری کو مدنظر رکھا جائے تو اسے اصطلاح میں "مراطلہ" کہتے ہیں[2]

۳۔ سلم

اگر نقدی (سونے چاندی وغیرہ) کو کسی مال سے فروخت کیا جائے تو اس کا نام "سلم" ہے کیونکہ سلم کا مطلب نقدی کو کسی شے سے فروخت کرنا ہے[3]

سلم ایک قسم کی بیع ہے جس کو سلف کا نام بھی دیا جاتا ہے اصطلاح فقہاء میں اس کی مختصر تعریف یہ ہے "اخذ عاجل باجل"[4] یعنی ایک موجل چیز کی ایک معجل قیمت کے عوض بیع کرنا مثلاً الف نے ب سے کہا کہ فصل پکنے کو تیار ہے مجھے دس من گندم کی ضرورت ہے میں دس من گندم کی قیمت مثلاً چارصد روپیہ آج دینے کو تیار ہوں۔ ب نے رضامندی کا اظہار کر دیا اور گندم کی قیمت اسی وقت وصول کر لی۔ گندم تیار ہونے پر ادا کی جائیگی۔ بعض فقہاء نے اس کی تعریف اس طرح بیان کی ہے۔

السلم نوع بیع یتعجل فیہ الثمن[5]

ترجمہ: سلم بیع کی وہ قسم ہے جس میں قیمت فی الحال ادا کی جاتی ہے (اور مبیع بعد میں حاصل ہوتا ہے)۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپؐ نے ایسی چیزیں فروخت کرنے سے ممانعت فرمائی جو انسان کے پاس نہ ہو لیکن سلم میں اجازت مرحمت فرمائی[6]

---

[1] علامہ وحید الزمان، سنن ابوداؤد، اردو ترجمہ، ج ۲ (لاہور)۔ ص ۶۳۳۔

[2] اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۵ (پنجاب یونیورسٹی لاہور)۔ ص ۲۹۰۔

[3] کتاب الفقہ، ج ۲: ص ۱۴۸، فتاوی عالمگیری، ج ۳، ص ۳۔

[4] الہدایہ، کتاب البیوع، اردو ترجمہ، ص ۲۹۹۔

[5] ایضاً

[6] فتاوی عالمگیری، ج ۳: ص ۳، صحیح بخاری، کتاب المساقات والمزارعۃ باب سلم۔

۴ ۔ مطلق اگر کوئی شئے نقدی سے دست بدست یا ادھار فروخت کی جائے تو اسے بیع مطلق کہتے ہیں ۔ اگر مال تجارت موجود ہو تو وہ بیع حاضر کہلاتی ہے اگر نہ ہو تو بیع غائب لے

قیمت کے اعتبار سے بھی "بیع" کی چار قسمیں ہیں :

۱ ۔ تولیہ بیع تولیہ یہ ہے کہ عقد اول میں جس قیمت پر خرید ا تھا اسی قیمت پر نفع کے بغیر بیچ دینا ۲ے

صحیح روایت میں ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کا ارادہ فرمایا تو ابوبکر صدیق ؓ نے دو اونٹ خریدے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے ایک بصورت بیع تولیہ مجھے دے دیں ۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے عرض کیا آپ قیمت ادا فرمائے بغیر لے سکتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر قیمت کے بغیر ہے تو پھر نہیں ۳ے

۲ ۔ مرابحہ مرابحہ یہ ہے کہ کسی چیز کو اس کی خرید سے کسی قدر زائد قیمت پر نفع لے کر فروخت کرنا ۴ے

۳ ۔ الضیعہ اگر کسی چیز کو اس کی قیمت خرید سے کم پر بیچا جائے تو اسے بیع الضیعہ کہتے ہیں ۵ے

۴ ۔ مساومہ اگر قیمت خرید کو نظر انداز کر کے (مال بیچ دیا گیا تو یہ بیع مساومہ ہے یعنی ایسا سودا جو قیمت خرید کو بالکل نظر انداز کر کے کیا جائے ۶ے

لہ فتاویٰ عالمگیری، ج ۳ : ص ۳ ، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۵ : ص ۲۹۰

۲ے ایضاً ، کتاب الفقہ ، ج ۲ : ص ۱۴۸ ۔ الہدایہ، ج ۳ : ص ، فتاویٰ عالمگیریہ، ج ۳ : ص ۴

۳ے الہدایہ ، ج ۳ : ص ۲۱۳ ، اردو ترجمہ

۴ے فتاوی عالمگیری ، ج ۳ : ص ۴ ، کتاب الفقہ ، ج ۲ : ص ۱۴۸

۵ے کتاب الفقہ، ج ۲ : ص ۱۴۴ ، فتاوی عالمگیری ، ج ۳ : ص ۴

۶ے ایضاً ، ج ۲ : ص ۱۴۸ ، فتاویٰ عالمگیری ج ۳ : ص ۳

مندرجہ ذیل بیع کی اقسام جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

۱۔ مزابنہ بیع مزابنہ یہ ہوتی ہے کہ کھجوروں کے درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کو توڑی ہوئی کھجوروں کی اسی مقدار کے معاملے میں بمقدار پیمانہ اندازے سے فروخت کرنا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے[۱]

۲۔ محاقلہ بیع محاقلہ یہ ہے کہ جو گندم خوشوں میں ہے اس کو نکالی ہوئی گندم کے عوض اندازے سے بمقدار پیمانہ فروخت کرنا۔ اس قسم کی بیع سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے[۲]

۳۔ ملامسہ یہ قسم دور جاہلیت میں رائج تھی۔ اس میں دو شخص ایک سامان کی بیع پر رضامند ہو جاتے یعنی آپس میں قیمت طے کر لیتے صرف مشتری کے سامان کو چھو لینے سے بیع ہو جاتی اس قسم کی بیع سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے[۳]

۴۔ منابذہ یہ قسم بھی دور جاہلیت میں رائج تھی اس میں بائع مشتری کی طرف سامان کو پھینک دیتا اور بیع ہو جاتی۔ اس قسم کی بیع سے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے[۴]

حصاۃ، القاء الحجر اس بیع میں مشتری سامان پر کچھ کنکریاں رکھ دیتا اور دونوں آپس میں قیمت طے کر لیتے تو بیع ہو جاتی۔ یہ قسم بھی دور جاہلیت

۱۔ الهدایہ، ج ۳: ص ۴۹، سنن ابو داؤد، کتاب البیوع، باب فی المزابنۃ صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم بیع الرطب بالتمر الا فی العرایا۔

۲۔ الهدایہ ج ۳: ص ۴۹، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب عن بیع المحاقلۃ، والمزابنۃ۔

۳۔ صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب بیع الملامسہ، الهدایہ، ج ۳: ص ۴۹، سنن ابو داؤد، کتاب البیوع، باب فی بیع الغدر، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب ابطال بیع الملامسہ والمنابذۃ

۴۔ الهدایہ، ج ۳: ص ۴۹، سنن ابو داؤد، کتاب البیوع، باب فی بیع الغدر صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب ابطال بیع الملامسہ والمنابذہ، صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب بیع المنابذۃ

میں رائج تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے[۱]

۶۔ مخابرہ مخابرہ یہ ہے کہ کوئی شخص خالی زمین کسی آدمی کو دے دے اور وہ اس میں خرچ کرے اور بائع پیداوار میں سے حصہ دے دے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے[۲]

۷۔ بیع حبل الحبلہ اس بیع میں جانور کے حمل اور حمل کی بیع کی جاتی ہے۔ اس بیع سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے[۳]

درج ذیل بیع کی اقسام کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی۔

۱۔ عرایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی بیع کی اجازت دی ہے امام شافعی عرایا کی تفسیر کرتے ہیں کہ اندازے کے ساتھ پانچ وسق سے کم مقدار میں درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو توڑی ہوئی کھجوروں کے بدلے فروخت کیا جائے۔

عام طور پر کہا جاتا ہے عرایا عریہ کی جمع ہے اور لغت میں عریہ عطیے اور بخشش کو کہا جاتا ہے اس کی وضاحت یہ ہوگی کہ درخت پر لگی ہوئی کھجوریں جس کو عطیہ میں دی جائیں وہ عطیہ کرنے والے شخص کے ہاتھ توڑی ہوئی کھجوروں کے بدلے اندازے کے ساتھ فروخت کر دے تو یہ مجازاً بیع ہے[۴]

۲۔ مصراۃ بیع مصراۃ یہ ہے کہ کوئی شخص دودھ چڑھی بکری خریدے پھر اس کو تین دن تک اختیار رہے کہ اس کو رکھ لے۔ اور جا کر اس کا دودھ نکالے پھر اگر اس کا دودھ

---

[۱] الہدایہ، ج ۳ : ص ۴۹، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان بیع الحصاۃ والبیع الذی فیہ غرر

[۲] صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب النہی عن بیع المحاقلۃ والمزابنۃ وعن المخابرۃ۔

[۳] الہدایہ، ج ۳ ص ۷۴، صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب بیع الغرر وحبل الحبلہ صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم بیع حبل الحبلہ۔

[۴] الہدایہ، ج ۳ : ص ۴۹، ۵۱، سنن ابوداؤد، کتاب البیوع، فی باب العرایا صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم بیع الرطب بالتمر الا فی العرایا۔

نکالے پھر اگر اس کا دودھ پسند آئے تو اس کو رکھ لے ورنہ واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور کا بھی دے دے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے کا حکم فرمایا ہے[۱]

معاملہ کے لحاظ سے بیع کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ بیع صحیح۔

۲۔ بیع فاسد۔

بیع فاسد کے اصول

بیع فاسد کے اصول مندرجہ ذیل ہیں:

I: کسی بھی ممنوع چیز کی بیع حلال سامان کے بدلے۔

۱۔ شراب اور خنزیر کی بیع کسی حلال چیز کے بدلے میں مثلاً کپڑے کا تھان وغیرہ تو بیع فاسد ہے[۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور خنزیر کی بیع سے منع فرمایا ہے[۳]

II: مبیع ظاہر نہ ہو۔

۱۔ شکار کرنے سے پہلے مچھلی کی بیع جائز نہ ہوگی کیونکہ غیر مملوک چیز کی بیع ممکن نہیں[۴]

۲۔ فضا میں پرواز کرتے ہوئے پرندوں کی بیع جائز نہیں کیونکہ پکڑے جانے سے پہلے وہ پرندے غیر مملوک ہیں[۵]

۳۔ حمل اور حمل کے حمل کی بیع جائز نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل اور حمل کے حمل کی بیع سے منع فرمایا ہے[۶]

---

[۱] صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب حکم بیع المصراة

[۲] الہدایہ، ج ۳: ص ۴۵

[۳] صحیح مسلم، کتاب المساقات والمزارعة، باب تحریم الخمر والخنزیر والاصنام۔

[۴] الہدایہ، ج ۳: ص ۴۷، الفتاویٰ عالمگیریہ، ج ۲: ص ۴۶۹

[۵] ایضاً، کتاب الفقہ، ج ۲: ص ۲۶۹

[۶] صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب بیع الغرر وحبل الحبلة، فتاویٰ عالمگیریہ ج ۳: ص ۱۲۸ الہدایہ، ج ۳: ص ۴۷، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم بیع حبل الحبلة۔

۴ ۔ دودھ کی فروخت تھنوں میں درست نہیں کیونکہ اس میں دھوکہ ہو سکتا ہے کہ تھن ریح کی وجہ سے پھولے ہوئے ہوں ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بیع سے منع فرمایا ہے[1]

۵ ۔ بھیڑ بکری کی پیٹھ پر جو اون ہو اس کی بیع جائز نہیں[2]

۶ ۔ بیع محاقلہ جائز نہیں ۔ بیع محاقلہ یہ ہے کہ جو گندم خوشوں میں ہے اس کو نکالی ہوئی گندم کے عوض اندازے سے بمقدار پیمانہ فروخت کرنا[3]

۷ ۔ بھاگے ہوئے غلام کی فروخت جائز نہیں[4]

۸ ۔ جو پانی کنویں اور نہر میں ہے اس کا فروخت کرنا جائز نہیں ۔[5]

۹ ۔ اپنی زمین کے شکار کے پرندے کے انڈے کہ ہنوز وہ ہاتھ میں نہیں آئے فروخت کیے تو ان کا بیچنا جائز نہیں ہے[6]

III : کوئی ایسی شرط جو جھگڑے کا سبب بنے ۔

۱ ۔ اگر کوئی غلام اس شرط پر بیچا کہ ثمن ادا کرنے سے پہلے وہ مشتری کے سپرد کر دے تو بیع فاسد ہوگی[7]

۲ ۔ اگر کسی غلام کو اس شرط پر بیچا کہ مشتری جب اس کو فروخت کرے تو بائع اس کے ثمن کا زیادہ حقدار ہے تو بیع فاسد ہوگی[8]

---

[1] فتاویٰ عالمگیریہ، ج ۳ : ص ۱۲۸، الہدایہ، ج ۳ : ص ۴۷ ۔ صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب بیع تحریم التصریہ ۔

[2] الہدایہ، ج ۳ : ص ۴۷، صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب النہی ان لا یحفل الابل والبقر فتاویٰ عالمگیریہ، ج ۳ : ص ۱۲۸، کتاب الفقہ، ج ۲ : ص ۴۹۵ ۔

[3] الہدایہ، ج ۳، ص ۴۹، فتاوی عالمگیریہ، ج ۳ : ص ۱۲۸ ۔ صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب بیع الزبیب بالزبیب والطعام بالطعام ۔

[4] الہدایہ، ج ۳ : ص ۵۳ [5] فتاویٰ عالمگیریہ، ج ۳ : ص ۱۲۱، [6] فتاویٰ عالمگیریہ ج ۳، ص ۱۱۰
[7] فتاوی عالمگیریہ، ج ۳ : ص ۱۳۴ ۔ [8] ایضاً، ج ۳ : ص ۱۳۴

۳ - اگر کوئی چیز اس شرط پر خریدی کہ میں اس کا ثمن اس کی فروخت سے ادا کروں گا تو بیع فاسد ہوگی [1]

۴ - اگر کوئی مکان اس شرط پر فروخت کرے کہ مشتری اس کو مسلمانوں کے لیے مسجد بنا دے گا تو بیع فاسد ہے [2]

۵ - اگر کسی شخص نے چمڑا اس شرط پر خرید اکہ مشتری اس کے جوتے بنا دے یا تسمے بنا دے تو بیع فاسد ہوگی [3]

۶ - مشتری کہے کہ میں نوروز کے دن قیمت ادا کر دوں گا اور اسے یہ بھی علم نہیں کہ نوروز کس دن ہوتا ہے تو بیع فاسد ہوگی [4]

۷ - اگر کسی نے کہا کہ میں تیرے ہاتھ یہ سو بکریاں بعوض سو درہموں کے اس شرط پر بیچتا ہوں کہ یہ بکری میری رہے یا میرے واسطے یہ بکری رہے تو بیع فاسد ہے [5]

۸ - بیع میں اگر کوئی شرط لگا دی جائے مثلاً کوئی شخص ایک گائے فروخت کرے اور کہے کہ ایک ماہ تک وہ اس کا دودھ حاصل کرے گا تو اس قسم کی شرط سے یہ بیع فاسد ہو جائے گی [6]

۹ - شکاری کے ایک بار جال پھینکنے کی بیع جائز نہیں مثلاً شکاری کہے کہ میں دریا میں جال ڈال رہا ہوں جتنی بھی مچھلیاں جال میں پھنس گئیں میں اس قدر دام وصول کروں گا یعنی معین قیمت بتائے اسی طرح پرندوں کو پکڑنے کے لیے جال لگانا اس کی بھی بیع جائز نہیں [7]

---

[1] فتاویٰ عالمگیریہ، ج ۳: ص ۱۳۵ ۔

[2] ایضاً

[3] الہدایہ، ج ۳: ص ۶۱، فتاویٰ عالمگیریہ، ج ۳: ص ۱۳۳

[4] ایضاً

[5] فتاویٰ عالمگیریہ، ج ۳: ص ۱۳۰

[6] الہدایہ، ج ۳: ص ۵۴

[7] الہدایہ، ج ۳: ص ۹۴

۱۰ - اگر کسی شخص نے زیتون کا تیل اس شرط پر خریدا کہ وہ اپنے برتن سے اس کا ماپ یا وزن کرے اور ہر برتن کے بالمقابل پچاس رطل کاٹتا رہے گا تو بیع فاسد ہے [۱]

۱۱ - اگر کسی شخص نے اپنا غلام اس شرط پر فروخت کیا کہ اس کو آزاد کر دیگا یا مدبر بنا دے گا یا مکاتب بنا دے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں شرط لگانے سے منع فرمایا ہے [۲]

۱۲ - اگر کسی شخص نے غلام اس شرط پر فروخت کیا کہ ایک ماہ اس سے خدمت لے گا یا ایک مکان اس شرط پر بیچا کہ بائع اس میں ایک ماہ تک سکونت پذیر رہے گا یا اس شرط پر کہ مشتری بائع کو کچھ ہدیہ دے تو بیع فاسد ہوگی [۳]

۱۳ - کوئی مال اس شرط پر بیچا کہ بائع ایک ماہ تک اس کو مشتری کے حوالہ نہیں کرے گا تو بیع فاسد ہوگی [۴]

۱۴ - اگر کسی شخص نے اس شرط پر کپڑا خریدا کہ بائع اس کو سی کر قمیص بنا دے یا قبا بنا دے تو یہ بیع فاسد ہوگی [۵]

۱۷ : کوئی ایسی شرط جو از روئے شریعت حرام ہو۔

۱ - بیع الملامسہ، المنابذہ اور بیع الحصاۃ جائز نہیں۔ ان میں یہ ہوتا ہے کہ دو شخص ایک سامان کی بیع پر رضامند ہو جاتے ہیں یعنی آپس میں بھاؤ طے کر لیتے ہیں کہ جب مشتری اس سامان کو چھو دے یا بائع اس کی طرف پھینک دے یا مشتری سامان کو دیکھے بغیر سامان پر پتھر رکھ دے تو بیع لازم ہو جاتی۔ ان تینوں قسم کی بیع کو بیع الملامسہ، بیع المنابذہ بیع القاء الحجر کہتے ہیں۔

---

[۱] الہدایہ، ج ۳ : ص ۵۳ -

[۲] الہدایہ، ج ۳ : ص ۵۸ -

[۳] الہدایہ، ج ۳ : ص ۶۰

[۴] ایضاً

[۵] ایضاً

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے[۱] کیونکہ اسلام نے خیار رؤیت کا حق دیا ہے اور اس میں دیکھے بغیر صرف چھو لینے پھینک دینے سے اور پتھر کے رکھ دینے سے بیع لازم ہو جاتی ہے جو کہ از روئے شریعت (خیار رؤیت کی وجہ سے) جائز نہیں۔

۷ : معین کئے بغیر کسی چیز کی بیع فاسد ہے۔

۱۔ دو کپڑوں میں سے معین کئے بغیر ایک کپڑے کی بیع جائز نہیں[۲]

۲۔ اگر بائع نے کہا کہ میں نے یہ سب زمین اس میں سے ہر گز ایک درم کے حساب سے تیرے ہاتھ فروخت کر دی اور پوری زمین کتنے گز ہے یہ نہ بتایا تو بیع فاسد ہو جائیگی[۳]

۳۔ اگر بائع نے بکریوں کا گلہ فروخت کیا اور ہر بکری کی قیمت دس درم کے حساب سے بیان کی اور گلہ میں بکریوں کی تعداد بیان نہ کی تو بیع ہو گی[۴]

۴۔ اگر بائع نے کہا کہ ہر بکری کی قیمت دس درہم ہے اور گلہ میں سو بکریاں ہیں اگر سو ہوئی تو ٹھیک اگر اس سے زیادہ ہوئی تو بیع فاسد ہو جائے گی[۵]

۵۔ اگر کسی نے ایک کپڑوں کی گٹھڑی اس شرط پر کہ یہ دس کپڑے ہیں فروخت کی پھر ایک کپڑا گھٹا یا بڑھا پایا تو بیع فاسد ہو گی[۶]

۱۷ : ایسی دو چیزوں کی فروخت جس میں سے ایک کی بیع جائز نہیں۔

۱۔ اگر کسی نے دو مٹکے سرکہ کے خریدے پھر معلوم ہوا کہ ایک شراب کا ہے پس

---

[۱] الہدایہ، ج ۳: ص ۴۹، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان بیع الحصاة والبیع الذی فیہ غرر

[۲] الہدایہ، ج ۳: ص ۵۱۔

[۳] فتاویٰ عالمگیریہ، ج ۲: ص ۱۲۳

[۴] ایضاً، ج ۳: ص ۱۲۳

[۵] ایضاً، ج ۳: ص ۱۲۳

[۶] ایضاً، ج ۴: ص ۱۲۴

اگر ہر ایک کے ثمن علیحدہ نہ بیان کیے گئے تو دونوں کا عقد فاسد جائے گا اور اگر کہ دیے تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بیع فاسد ہے لیکن صاحبین کے نزدیک سرکہ کی بیع جائز ہے [۱]

۱۱۱۱ : تعداد اور مقدار برابر نہ ہو تو بیع فاسد ہے۔

ا۔ بیع مزابنہ جائز نہیں۔ بیع مزابنہ یہ ہوتی ہے کہ کھجوروں کے درختوں پر لگے ہوئے پھل کھجوروں کی توڑی ہوئی اسی مقدار کے مقابلے میں بمقدار پیمانہ اندازے سے فروخت کرنا۔ توڑی ہوئی کھجور سوکھ کر مقدار میں کم ہو جاتی ہے رسول کریم نے اس قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے [۲]

۲۔ سونے اور چاندی کو اگر سونے اور چاندی کی برابر مقدار سے بیع نہ کیا جائے تو بیع فاسد ہوگی [۳]

۱۱۱۱ : بیع میں ثمن کا ذکر مطلق چھوڑ دینے سے فاسد ہوگی۔

ا۔ اگر بیع میں ثمن کا ذکر نہیں کیا شہر میں جو نقدی چلتی ہوگی اسی پر بیع واقع ہو جائے گی لیکن اگر شہر میں مختلف نقود رائج ہیں تو بیع فاسد ہو جائے گی [۴]

ب۔ اگر کسی نے کوئی چیز خریدی اور ثمن کا ذکر نہیں کیا تو بیع فاسد ہوگی [۵]

ج۔ اگر کسی شخص نے کہا کہ تو نے میرے ہاتھ دس درم میں سے کچھ داموں کو یہ کپڑا بیچا اور یہ دوسرا کپڑا دس میں سے کچھ داموں کو بیچا اور اس نے کہا کہ ہاں میں نے تیرے

---

[۱] فتاویٰ عالمگیری، ج ۳: ص ۱۳۱

[۲] الہدایہ، ج ۳: ص ۹۴، فتاویٰ عالمگیریہ، ج ۳: ص
سنن ابو داؤد، کتاب البیوع، باب فی المزابنۃ۔

[۳] المبسوط، ج ۱۲: ص ۱۱۰، صحیح مسلم، کتاب المساقات والمزارعۃ، باب الربا، صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب بیع الذہب بالذہب، سنن ابو داؤد، کتاب البیوع، باب فی الصرف۔

[۴] فتاویٰ عالمگیریہ، ج ۳: ص ۱۲۸

[۵] ایضاً

ہاتھ فروخت کیا تو بیع فاسد ہوگی [1]

X TX : حرم کے اندر شکار کا بیچنا جائز نہیں۔

ا۔ اگر کوئی شخص احرام باندھنے کے بعد شکار کرے تو جائز نہیں [2]

X : ادھار کو ادھار کے ساتھ بیچنا۔

ایک شخص کے ذمہ کسی دوسرے شخص کی بکری قرض ہو اور وہ مقررہ وقت پر ادا نہ کر سکے تو پیش کش کرے کہ فلاں مدت تک پچاس روپے میں وہ بکری میرے ہاتھ فروخت کر دو کہ یہ ایک غیر موجود چیز کو بلکہ ناپید چیز کو ناپید چیز کے ذریعہ خریدنے کی صورت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی خرید و فروخت سے منع فرمایا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الكالئ بالكالئ [3]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ادھار کو ادھار کے ساتھ بیچنے سے۔

پاکستان میں کاروبار کی ممنوعہ صورتیں

پاکستان میں مندرجہ ذیل ممنوعہ کاروبار ہو رہے ہیں۔

ا۔ بنک کے مختلف کاروبار | بنک کی جاریہ امانتیں ((Current Deposits))
بچت کی امانتیں ( )

اور مدتی امانتیں ((Fix Deposits)) میں منافع سود کی شکل میں ملتا ہے اور سود اسلام میں حرام ہے۔

بنک جو لوگوں کو مختلف قرضے دیتا ہے اس پر بھی سود حاصل کرتا ہے اور پھر یہ سود

---

[1] فتاویٰ عالمگیریہ، ج ۳ : ص ۱۲۳

[2] ایضاً ، ج ۳ : ص ۱۱۴

[3] دارقطنی

منافع کی شکل میں لوگوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

۲۔ قومی بچت کی سکیمیں:

قومی بچت کی مختلف سکیمیں مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹ — Defence Saving Certificates

۲۔ نیشنل ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ — National Deposit Certificate

۳۔ ماہانہ آمدنی اکاؤنٹ — Mahana Aamdani Account

۴۔ خاص ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ — Khas Deposit Certificate

۵۔ پریمیم سیونگز سرٹیفکیٹ — Premium Savings Certificates

۶۔ خاص ڈیپازٹ اکاؤنٹ — Khas Deposit Account

۷۔ سیونگز اکاؤنٹ — Savings Account

۸۔ سپیشل سیونگز اکاؤنٹ — Special Savings Account

ان سب سکیموں میں منافع سود کی شکل میں دیا جاتا ہے جو کہ شرعاً ناجائز ہے۔

۳۔ حصص کا کاروبار دلال کسی کمپنی کے حصص خرید لیتے ہیں پھر حصص کے کاروبار کی منڈی میں جا کر ان حصص کی قیمت از خود بڑھا دیتے ہیں اس کے بعد ان حصص کو کسی شخص کے ہاتھ فروخت کر دیتے ہیں یہ شرعًا جائز نہیں کیونکہ حصص کی قیمت جو کمپنی نے مقرر کی ہے وہ اس رقم پر مزید رقم وصول کرتے ہیں جو سود کے زمرے میں آتی ہے اسلئے اس قسم کے حصص کا کاروبار جائز نہیں ہے۔

۴۔ بازار میں سود کا لین دین بازار زر وہ جگہ ہے جہاں زر کا لین دین یا زر کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ بازار زر میں چونکہ قرضے سود پر دیے جاتے ہیں اور سود اسلام میں حرام ہے۔

۵۔ بیمہ پالیسی بیمہ پالیسی یہ ہوتی ہے کہ ایک شخص مقررہ مدت کے لیے ایک مقررہ رقم سے اپنی جان یا اپنی کسی اور چیز کا بیمہ کرا لیتا ہے اور ماہانہ اس کی

قسطیں ادا کرتا رہتا ہے جب اس کی مقررہ مدت پوری ہو جاتی ہے تو اس کو اس رقم سے زیادہ رقم ادا کی جاتی ہے اور اگر وہ شخص فوت ہو گیا یا کسی حادثہ میں معذور ہو گیا یا اس چیز کو جس کا بیمہ کرایا گیا ہے کوئی نقصان پہنچ گیا اور اس نے ابھی بیمہ کی ایک ہی قسط ادا کی ہے تو بیمہ کمپنی اس کو پوری اتنی ہی رقم ادا کرے گی جتنی دینی اس نے منظور کی تھی چونکہ یہ رقم بلا معاوضہ رقم کا اضافہ ہے اس لیے یہ بھی سود ہے۔

دوکان کی پگڑی

اس میں ایک شخص دوکان کو ماہانہ کرایہ پر دیتا ہے اور دوکان کی پگڑی کے طور پر اس سے ایک بڑی رقم وصول کر لیتا ہے اس کے بعد جب وہ دوکان کو خالی کرنا چاہتا ہے تو اس شخص سے وہ پگڑی واپس نہیں لیتا بلکہ ایک دوسرے شخص سے اس سے بھی زیادہ رقم دوکان کی پگڑی کی صورت میں وصول کر لیتا ہے۔ یہ رقم جو کسی چیز کے معاوضہ کے طور پر نہیں لی جاتی شرعاً ناجائز ہے کیونکہ اس میں مبیع موجود نہیں ہے اور مبیع کا ہونا ضروری ہوتا ہے[1]

نوٹ کی خرید و فروخت

ہمارے ملک میں نوٹ کی خرید و فروخت اس طرح ہوتی ہے کہ نوٹ توڑ دلانے کے لیے دیا جاتا ہے پھر جو شخص نوٹ توڑ کر دیتا ہے وہ اس نوٹ میں سے کچھ پیسے اپنے پاس رکھ لیتا ہے اور باقی نوٹ کی توڑ اس شخص کے سپرد کر دیتا ہے مثلاً ایک روپے کے نوٹ کے پچھتر پیسے ادا کیئے جاتے ہیں اور پیسوں پر جو پیسے مزید وصول کیے جاتے ہیں وہ ربوا ہے[2]

پھلوں کا کاروبار

۱۔ پھل ابھی درختوں پر لگا نہیں ہوتا تو بائع مشتری کو پھل فروخت کرتا ہے یہ فروخت بالکل جائز نہیں کیونکہ مبیع کا موجود ہونا ضروری ہے دوسرے جب پھل اگا نہیں تو اس کی تعداد کیسے متعین ہو سکتی ہے۔ تعداد کا متعین ہونا ضروری ہے[3]

ھ صحیح مسلم، کتاب المساقات والمزارعۃ، باب الربا۔ صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب بیع الذہب بالذہب۔

[1] فتاویٰ عالمگیریہ، ج ۳ : ص ۱۲۲

[2] رشید احمد گنگوہی، فتاویٰ رشیدیہ، (کراچی)، ص ۱۶۹۔

[3] الہدایہ، ج ۳ : ص ۱۰۔

۲ - پھل ابھی درختوں پر پکا نہیں ہوتا تو بیچ دیا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھلوں کی بیع اس وقت تک جائز نہیں جب تک ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے[1]

۳ - ایسے پھلوں کی بیع بھی کی جاتی ہے جن میں کچھ پکے ہوتے ہیں کچھ کچے ایسی بیع بھی جائز نہیں[2]

کھیت کا کاروبار

کھیت میں بیج ڈال دیا جاتا ہے اور ابھی وہ گلا نہیں ہوتا تو اس کھیتی کو بیچ دیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ شرع کے لحاظ سے جائز نہیں ہے کیونکہ فصل کی مقدار معلوم نہیں ہو سکتی[3]

دوسرے مختلف کاروبار

۱ - کوئی دیہاتی مسافر باہر سے مال لے کر آیا۔ اس مال کی بازار میں مانگ بھی ہے شہر کا کوئی آڑھتی آتا ہے اور کہتا ہے کہ آج تو بھاؤ کچھ کم ہے لہذا مال میرے پاس چھوڑ جاؤ۔ میں دو ایک روز کی تاخیر سے اسے فروخت کروں گا جب بھاؤ اوپر چڑھ جائے گا۔ سیدنا جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا یبیع حاضر لبادٍ دعوا النّاس یرزق اللہ بعضھم من بعض[4]

ترجمہ: کوئی شہری آدمی دیہاتی کا مال نہ بیچے۔ لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو تاکہ اللہ تعالیٰ بعض کو بعض سے رزق عطا فرمائے۔

۲ - دیہات سے مال لدا ہوا آ رہا ہے۔ تاجر لوگ پہلے ہی سے اس کا راستہ روکے کھڑے ہیں تاکہ من مانا سودا کر کے بازار میں جب بھاؤ چاہیں آ کر مال فروخت کریں۔ ارزاں داموں پر سودا اور گراں داموں پر بیچا۔ بازار کے دوسرے تاجروں سے زیادہ نفع کمایا اور یوں ہاتھ رنگ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب النہی عن بیع الثمار قبل بدو صلاحھا، ج ۲: ص ۱۳

[2] فتاویٰ عالمگیریہ، ج ۳: ص ۱۰۶

[3] الہدایہ، ج ۳: ص ۱۱، بحرالرائق، ج ۵: ص ۲۹۷۔

[4] صحیح مسلم۔

لیے دوسری صورت یہ بھی ہوتی ہے کہ کوئی دیہاتی باہر سے یا گاؤں سے مال لا رہا ہے اسکو منڈی کے بھاؤ معلوم نہیں ہوتے لہذا یہ تاجر لوگ سودا خرید لیتے ہیں اور اس دیہاتی کو کافی نقصان ہوجاتا ہے ایسے سودے سے منع فرمایا ہے :-

ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لا تلقّوا السلع حتی یھبط بھا الی السوق [1]

ترجمہ : تم سامان لانے والوں کو جاکر نہ ملو (اور اس وقت تک ان کا مال نہ خریدو) جب تک وہ بازار میں آکر اپنا مال نہ اتارے ۔

ایک اور روایت میں ہے :

لا تلقوا الرکبان ولا یبیع حاضر لباد

سامان لانے والوں سے آگے بڑھ کر نہ ملو اور نہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے مال کو ازخود فروخت کرے ۔

---

[1] صحیح بخاری
صحیح مسلم